UNIVERSAL
LIBRARY
OU_216382
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲s۹۷۷ - غ - ب   Accession No. ۲۷۷۸۹

Author حضرت بندہ [illegible] عبداللطیف

Title خصائص [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

قال اللہ تعالیٰ من یھد اللہ فھو المھتدی - جز ۹ رکوع ۱۲

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پاوے

الحمد للہ والمنۃ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

خصائص امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ

مولفۂ

حضرت بندگی عبد الملک سجاوندی عالم باللہ خلیفۂ حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رض

مترجم

باہتمام معاونین جمعیت مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیرآباد

حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۶۸ھ

مطبوعہ

مطبع ابراہیمیہ حیدرآباد دکن

۹۲۱
خ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فان قلت المهدی افضل ام ابو بکر و عمر رضی اللہ عنهما قلنا هو افضل منهما کما روی عن محمد ابن سیرین انه قال اذا قیل له المهدی خیر ام ابو بکر و عمر رضی اللہ عنهما قال هو خیر منهما و ایضا قال قد کان یفضل علی الانبیاء علیهم السلام و یعدل النبی اخرجها الحافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن و عن عوف ابن شیبة قال کنا نتحدث انه یکون فی هذه الامة خلیفة لا یفضل علیه ابو بکر و عمر رضی اللہ عنهما اخرجه الامام ابو عمرو الدانی فی سننه فان قلت بای دلیل یکون المهدی افضل من ابی بکر و عمر رضی اللہ عنهما مع ... الامة علی ان ...

اگر کہے تو کہ امام مہدی موعودؑ افضل ہیں یا ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہما افضل ہیں تو ہم کہیں گے کہ مہدیؑ ان دونو سے افضل ہیں چنانچہ محمد ابن سیرین سے روایت ہے انھوں نے کہا جب ان سے پوچھا گیا کہ مہدیؑ بڑھ کر ہیں یا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تو کہا کہ مہدیؑ ان دونوں سے بڑھ کر ہیں نیز انھوں نے کہا کہ دور صحابہؓ میں مہدیؑ کو انبیا و سابقین پر فضل دیا جاتا تھا اور مہدیؑ کا نبیؐ کے برابر ہونا بیان کیا جاتا تھا۔ اس روایت کو حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں سند سے بیان کیا ہے۔ اور عوف ابن شیبہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ اس امت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس سے بڑھ کر نہ ہوں گے اس روایت کو امام ابو عمرو دانی نے اپنی سنن میں سند سے بیان کیا ہے پس اگر کہے تو کہ کس دلیل سے مہدیؑ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے افضل ہوں گے حالانکہ امت کی اجماع ... بعد تمام اہل عالم ...

افضل من جميع العالم بعد النبيين
للحديث المشهور والله ما طلعت
الشمس ولا غربت على احد بعد
النبيين افضل من ابی بکر قلنا
نعم انه افضل للحديث المذکور
واجماع الامة لکن علی عالم زمانه
لا علی جميع الازمنة وهذا
المعنی ظاهر فی لفظ ما طلعت
فی الحديث لان لفظ ما طلعت
ماض لا يراد منه زمان الاستقبال
وزمان مجی المهدیؑ فی وسط الامة
ووسط الامة ما کان فی وقت
ابی بکر رضی الله عنه هو زمان
الاستقبال فلا يدخل المهدیؑ
تحت هذا الحديث ولا يرجع
فضل ابی بکر علی المهدیؑ ويؤيده
ما قال الله تعالی فی محکم کتابه ان الله
اصطفی ادم ونوحا وال ابراهيم وال
عمران علی العالمين ای علی عالم زمانهم
لا علی جميع العالم الی يوم القيمة لانه
اذا اريدت من العالمين جميع

ہے کہ اللہ کی قسم آفتاب نہ طلوع ہوا ہے اور نہ غروب
ہوا ہے انبیاء کے بعد کسی ایسے شخص پر جو ابوبکر سے افضل
ہے تو ہم کہیں گے ہاں بے شک حدیث مذکور اور اجماع
امت کی رو سے ابوبکرؓ افضل ہیں لیکن اُن کا افضل ان
کے زمانہ کے اہل عالم پر ہے نہ کہ تمام زمانوں کے اہل عالم
پر اور یہی معنی حدیث مذکور میں لفظ ما طلعت سے ظاہر
ہیں کیونکہ لفظ ما طلعت ماضی ہے اس سے زمانہ مستقبل
مراد نہیں ہو سکتا اور مہدیؑ کے آنے کا زمانہ وسط اُمت
میں ہے اور وسط امت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت میں
نہ تھا مہدیؑ کا زمانہ زمانہ مستقبل ہے پس مہدیؑ اس
حدیث کے تحت نہ آئیں گے اور ابوبکرؓ کا افضل مہدیؑ
پر لازم نہ آئے گا اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس قول
سے ہوتی ہے جو اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ بیشک
اللہ نے آدم۔ نوح۔ آلِ ابراہیم اور آل عمران کو تمام
عالمین پر برگزیدہ کیا ہے یعنے ان کے زمانہ کے تمام
اہل عالم پر برگزیدہ کیا ہے نہ کہ قیامت کے دن تک
تمام زمانوں کے اہل عالم پر کیونکہ جب تو عالمین سے
قیامت تک ہونے والے تمام اہل عالم مراد لے گا تو
یہ ثابت ہوگا کہ نوح نے آل عمران کا افضل ہمارے نبی محمدؐ
پر بھی لازم گردانا اور یہ بات ناجائز ہے پس اسی سے
معلوم ہوا کہ عالمین سے مراد ان کے زمانے کے اہل عالم

العالم الى يوم القيمة فقد رجحت
فضل آل عمران على نبينا محمد عليه السلام
وذلك غير جائز فعلم بهذا المراد
من العالمين عالم زمانه لا جميع
الازمنة ويؤيده ايضا قوله تعالى
اذ قالت الملئكة يامريم ان الله اصطفك
وطهرك واصطفيك على نساء العالمين
ثم ان كان المراد من نساء العالمين
نساء جميع عالمي زمانها على طريق
المجاز فهو المقصود وان كان المراد من نساء
جميع العالمين من زمانها الى قيام الساعة
على الحقيقة فلا يجوز لان بعض نساء
خاتم النبي عليه السلام فاضلات كخديجة رض
بنت خويلد وعائشة رض بنت الصديق
وفاطمة بنت محمد كلهن فاضلات عليها
لا شك في فضلهن فعلم ان المراد
من جميع العالم عالمي زمانها لا جميع
الازمنة كذا ههنا فافهم ثم اعلم ان
في الاحاديث التي وردت من النبي ع
في حق المهدي ع خصائص كثيرة لم يوجد
منها في ابي بكر وعمر وغيرهما من

ہیں نہ کہ تمام زمانوں کے لوگ نیز اس کی تائید
اللہ تعالیٰ کے قول سے ہوتی ہے۔ جب کہا ملائکہ نے
اے مریم بیشک اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور تجھے پاک کیا
اور تجھے بزرگی دی ہے تمام عالمین کی عورتوں پر
پس اگر نساء عالمین سے مراد بطریق مجاز مریم کے زمانے
کے تمام عورتیں ہوں تو وہی مقصود ہے اور اگر اس
سے حقیقت لفظ کے مطابق مریم کے زمانہ سے قیامت
تک ہونے والے تمام عورتیں مراد ہوں تو یہ بات
جائز نہیں کیونکہ خاتم النبی ع کی بعض بی بیاں فضل
میں بڑھی ہوئی ہیں چنانچہ خدیجہ رض بنت خویلد اور
عائشہ رض بنت صدیق رضی اللہ اور فاطمہ رض بنت محمد ص
یہ سب کی سب مریم پر فضل رکھنے والی ہیں ان
کے فضل میں کوئی شک نہیں پس معلوم ہوا
کہ تمام عالمین سے مراد مریم کے زمانے کے اہل
عالم ہیں نہ کہ تمام زمانوں کی عورتیں اسی طرح
یہاں بھی ہے۔ پس غور کر۔ نیز جاننا چاہئے کہ جو
حدیثیں نبی ع سے مہدی ع کے حق میں وارد
ہوئی ہیں ان میں بہت سے خصایص ہیں
جن میں سے ایک خصوصیت بھی ابوبکر
وعمر اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین میں نہیں پائی جاتی اور اسی

الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين وهذا يظهر
انه افضل من ابي بكر رضي الله عنه **احدها**
انه امام خاص يدعوا الخلق بامر الله
بلا واسطة وبالحجة القاطعة التي
يريها بالمعائنة والمشاهدة وغيره
من الاولياء بعد النبي ع الى قيام الساعة
كلهم لا يدعون الخلق الى الله تعالى
الا بالاستدلال والاخبار وليس الخبر
كالمعائنة وليس هذا الفضل في
الاولياء لغير المهدي ع وان كان
ابا بكر فعلم انه افضل
والثاني ان المهدي ع يكون مامورا من
الله بدعوة الخلق اليه كما كان رسول الله
صلعم مامورا بها كما قال الله تعالى
قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعني فالمهدي ع يكون فاضلا
في اتباعه عليه السلام من جميع
الامة لان النبي ع قال في حقه انه
يقفوا اثري ولا يخطي اي يتبعني
كل المتابعة اعلم ان قوله لا
يخطي يقتضي ان يكون محققا في

سے ظاہر ہے کہ مہدی علیہ السلام
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ پہلی
خصوصیت یہ ہے کہ مہدی ع امام خاص
ہے جس کا کام یہ ہے کہ بلا واسطہ اللہ کے
حکم اور حجت قاطعہ سے جس کو معائنہ و مشاہدہ
سے دیکھتا ہے مخلوق کو اللہ کی طرف بلائے مہدی ع کے
سوائے تمام اولیاء اللہ جو نبی ع کے بعد قیامت تک ہوں
یہ سب استدلال اور اخبار سے مخلوق کو اللہ کی طرف بلائینگے حالانکہ خبر
معائنہ کے مساوی نہیں پس معائنہ و مشاہدہ سے حجت قاطعہ کیساتھ دعوت
خلق کا فضل اولیاء میں سوائے مہدی ع کے اور کسی کو حاصل
نہیں اگرچہ کہ ابو بکر رض ہوں پس معلوم ہوا کہ مہدی ع افضل ہیں
دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مہدی ع
خلق کو اللہ کی طرف بلانے پر منجانب اللہ مامور
ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلعم اس دعوت پر مامور تھے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ کہہ دو اے محمد
کہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو اللہ کی
طرف بینائی پر میں اور وہ جو میرا تابع ہے۔
پس ظاہر ہوا کہ آنحضرت ع کی اتباع میں تمام
امت سے مہدی ع ہی فاضل ہیں کیونکہ نبی ع
نے مہدی ع کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ (مہدی ع)
میرے قدم بقدم چلے گا اور خطا نہیں کریگا

قوله وفعله من الله تعالى و
رسوله فما يحكم المهدي الا بما
يلقي اليه الملك من عند الله
الذي بعثه الله ليسدده و
ذلك هو الشرع الحقيقي المحمدي
الذي لو كان محمد رسول الله حيا
ورفعت اليه تلك النازلة لم
يحكم فيها الا بما يحكم هذا الامام
المهديؑ فعلم ان ذلك هو
الشرع الحقيقي المحمدي فحرم
عليه علم القياس والاجتهاد مع
وجود النصوص التي حجة منحه الله
تعالى اياها ولذلك قال ع في
صفته انه يقفو اثري ولا يخطي
فعرفنا انه متبع لا مشرع وانه
معصوم من الخطاء فان حكم الرسول
لا ينتسب اليه الخطاء فانه
لا ينطق عن الهوى ان هو الا
وحي يوحى وسائر الاولياء لا يكون
معصومين عن الخطاء لان العصمة

یعنے کامل طور پر میری اتباع کرے گا۔ واضح ہو کہ رسولؐ کا
یہ قول کہ مہدیؑ خطا نہیں کرے گا اس بات کا مقتضی ہے
کہ مہدیؑ اپنے ہر قول و فعل میں اللہ اور رسولؐ سے
تحقیق پر ہو پس مہدیؑ وہی حکم کرے گا جو منجانب اللہ
فرشتہ لاوے گا وہ فرشتہ جس کو بھیجے گا اللہ مہدیؑ کے
پاس تاکہ مہدیؑ کو راہ راست پر رکھے اور وہی (حکم مہدیؑ)
شرع حقیقی محمدی ہے۔ تا آنکہ اگر آنحضرتؐ زندہ ہوتے
اور مہدیؑ کے دئے ہوئے احکام آنحضرتؐ کے سامنے
پیش کئے جاتے تو آنحضرتؐ وہی حکم فرماتے جو امام مہدی
موعودؑ نے فرمایا۔ پس معلوم ہوا کہ حکم مہدیؑ بعینہ
شرع محمدی ہے پس قیاس و اجتہاد کا علم مہدیؑ پر حرام
ہوگا اُن قطعی احکام کے موجود ہونے سے جو مہدیؑ کو
اللہ کی طرف سے محبت کے طور پر عطا ہوئے اور اسی لئے
آنحضرتؐ نے مہدیؑ کی تعریف میں فرمایا کہ وہ میرے
قدم بقدم چلے گا اور خطا نہیں کرے گا پس ہم نے جان
لیا کہ مہدیؑ متبع ہیں نئی شریعت والے نہیں اور مہدیؑ
معصوم عن الخطا ہیں اس لئے کہ رسولؐ کے حکم کو خطا
سے منسوب نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ رسولؐ خواہش نفس سے نہیں کہتا وہ تو وحی ہے
جو اسکی جانب بھیجی جاتی ہے اور دوسرے اولیاء کا

من الخطاء بقول النبیؑ بعدہٖ مختص
بھذا الامام المہدیؑ و تخصیص
الشئی لا یوجد فی غیرہ ثم اعلم
ان ابا بکر رضی اللہ عنہ اذا
سئل عنہ حکم الکلالۃ فقال رض
اقول فی الکلالۃ برائی فان یکن
صوابا فمن اللہ ورسولہ و
ان یکن خطاء فمنی ومن الشیطان
واللہ ورسولہ منہ بریان فعلم
من قولہ رضی اللہ عنہ انہ
ما کان معصوما عن الخطاء
بالقطع والمہدیؑ علم عصمتہ
من الخطاء بالقطع بقول النبیؑ
کما ذکرنا فھذا یدل علی انہ
یکون افضل من ابی بکر رض
والثالث ان المہدیؑ یکون خلیفۃ
من اللہ بقول النبیؑ بلا خلاف کما روی
عن ثوبان رض انہ قال قال رسول اللہ صلعم

معصوم عن الخطا ہونا ثابت[1] نہیں کیونکہ خطا سے عصمت نبیؑ کے فرمان سے نبیؑ کے بعد اسی امام مہدیؑ کے ساتھ مختص ہے اور تخصیص کسی شے کی ایک شخص کے ساتھ یہی معنی رکھتی ہے کہ وہ شے اس کے سوائے دوسرے میں نہ پائی جائے۔ نیز جاننا چاہیئے کہ ابوبکر رض سے جب حکم کلالہ کی نسبت سوال کیا گیا تو فرمایا کہ کلالہ[2] کے متعلق میں اپنی رائے سے حکم دیتا ہوں پس اگر درست ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہے اور اگر خطا ہو تو میرے اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ اور اُس کا رسولؑ خطا سے بری ہیں پس ابوبکر رض ہی کے قول سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ ابوبکر رض معصوم عن الخطا نہیں تھے اور مہدیؑ کا معصوم عن الخطا ہونا نبیؑ کے فرمان سے قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا پس یہ بھی اسی بات کی دلیل ہے کہ مہدیؑ ابوبکر رض سے افضل ہیں۔

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ مہدیؑ کا خلیفۃ اللہ ہونا نبیؑ کے فرمان سے ثابت ہے بلا خلاف چنانچہ ثوبان رض سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا

---

[1] مگر مہدیؑ کے سوائے دوسرے اولیاء اللہ جو مہدیؑ سے پہلے گذرے محفوظ عن الخطا ہیں۔

[2] کلالہ یعنے نہ تو اُس کے ماں باپ زندہ ہوں اور نہ اولاد ہو۔

اذا رایتم الرایات السود قد جاءت
من قبل خراسان فأتوها ولو حبوا
علی الثلج فان فیها خلیفة الله
المهدی علیه السلام رواه احمد
والبیهقی فی دلائل النبوة کذا فی
المشکوٰة وابوبکرؓ کان خلیفة رسولؑ
باتفاق الصحابة لا بامر الرسول
صلعم صریحا کما هو المذکور فی
کتب العقائد اذ لو کان خلافة
ابی بکرؓ صریحا من النبی علیه السلام لما
اختلفت الانصار فی خلافته حین قالوا
منا امیر ومنکم امیر فتمسک ابوبکرؓ
بقول النبی علیه السلام لا یصلح السیفان
فی غمد واحد کذا ذکر فی شرح العقیدة
الحافظیة ثم اعلم ان التمسک بقولهٖ ع
لا یصلح السیفان فی غمد واحد یدل
علی عدم تصریح الخلافة لنفسه من
رسول الله صلعم اذ لو کان له معلوم
من النبی ع تخصیص الخلافة لنفسه
لما تمسک بهذا الحدیث بل یتمسک
بالذی علم منه خلافة لنفسه

کہ جب تم دیکھو کہ کالی جھنڈیاں خراسان کی جانب سے
آئی ہیں تو وہاں پہنچ جاؤ اگرچہ کہ برف پر سے چلکر جانا
پڑے اسلئے کہ انمیں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے اس کی
روایت احمد اور بیہقی نے دلائل النبوت میں کی ہے۔
اسی طرح مشکوٰۃ میں مذکور ہے اور ابوبکرؓ صحابہؓ کے
اتفاق سے رسول اللہؐ کے خلیفہ ہیں نہ کہ رسول اللہؐ کے
امر صریح سے چنانچہ یہی بات کتب عقاید میں مذکور ہے
اگر ابوبکرؓ کی خلافت صریح طور پر نبیؑ سے ثابت ہوتی
تو انصار آپ کی خلافت کے متعلق اختلاف نہ کرتے
جس وقت کہ انھوں نے کہا ایک امیر ہم میں ہونا چاہیئے
اور ایک تم میں پس ابوبکرؓ نے نبیؑ کے اس قول سے
تمسک فرمایا کہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سماسکتیں۔
اسی طرح ذکر کیا ہے شرح عقیدۂ حافظیہ میں پس
جاننا چاہیئے کہ نبیؑ کے قول ایک نیام میں دو تلواریں
نہیں سماسکتیں سے ابوبکرؓ نے جو تمسک فرمایا اسبات
پر دلالت کرتا ہے کہ خود ان کی ذات کے لئے خلافت
کی کوئی تصریح رسول اللہؐ کی جانب سے نہیں ہوئی
تھی اگر ان کو رسول اللہؐ کی جانب سے خلافت کی
تخصیص ان کی ذات کے ساتھ ہونا معلوم
ہوتا تو وہ حدیث مذکور سے تمسک نہ فرماتے
بلکہ اسی قول سے تمسک فرماتے جو ان کی

تخصیصا فعلم بھذہ العبارۃ ان من ظھر تصریح خلافتہ من النبی ؑ فھو افضل وقولہ ؑ خلیفۃ اللہ یقتضی ایضا ان یاخذ العلم منہ لان الملک اذا ارسل خلیفۃ الی البلد یامرہ بما یصلح فی امر خلافتہ وینھاہ عن شئ لا یلیق بحالہ ویعلمہ اشیاء یحتاج الیھا کما علم اللہ آدم الاسماء کلھا بلا واسطۃ ملک بعد ما اعطاہ الخلافۃ کما ذکر اللہ سبحانہ فی محکم کتابہ واذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ الی قولہ تعالیٰ وعلم آدم الاسماء کلھا الآیۃ فعلم ان من کان خلیفۃ من اللہ علی الحقیقۃ یاخذ العلم منہ والارشاد والدعوۃ وھذہ الکرامۃ بعد النبی ؑ بین الاولیاء لا یکون الا للمھدی ؑ کما قال اللہ تعالیٰ ثم ان علینا بیانہ قال صاحب

ذات کے ساتھ خلافت کی تخصیص کے علم کا فائدہ دیتا پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جسکی خلافت صریح طور پر نبی ؑ کی جانب سے ظاہر ہوئی وہی افضل ہے اور رسول اللہ ؐ کا مہدی ؑ کو خلیفۃ اللہ کہنا اس بات کا مقتضی ہے کہ مہدی ؑ اللہ سے علم حاصل کرینگے کیونکہ کوئی بادشاہ جب اپنے نائب کو کسی شہر کی طرف بھیجتا ہے تو اس کو ان امور کا حکم کرتا ہے جو اس کے امر خلافت کی آراستگی سے متعلق ہوں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق نہیں اور وہ تمام چیزیں اس کو سکھا دیتا ہے جن کا وہ محتاج ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کو خلافت عطا کرنے کے بعد فرشتے کے واسطہ کے بغیر تمام اسما کا علم عطا فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ "اور جبکہ کہا تیرے رب نے ملائکہ سے کہ میں زمین پر ایک خلیفہ کو بھیجنے والا ہوں" سے "اور سکھایا آدم کو تمام اسما" تک پس معلوم ہوا کہ جو دراصل اللہ کا خلیفہ ہو وہ اللہ ہی سے علم حاصل کرتا ہے اور اسی کے حکم سے ارشاد اور دعوت فرماتا ہے اور یہ بزرگی نبی ؑ کے بعد اولیاء کے درمیان مہدی ؑ کے سوائے کسی کو حاصل نہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پھر ہمارے

كشف الحقايق بيان القرآن على ما يكون
مراد الله بلسان محمدين اى من النبى
والمهدى عليهما السلام فبهذا
ظهر فضله على الاولياء كلهم الى
قيام الساعة فافهم

الرابع النبىؑ انتفى هلاك
الامة بثلثة اولها واخرها و
وسطها كما قالؑ كيف تهلك
امتى انا فى اولها وعيسىؑ فى
اخرها والمهدىؑ من اهل
بيتى فى وسطها اخرجه الامام
احمد حنبل فى مسنده ورواه
الحافظ ابوعبدالله نعيم فى
عواليه فى هذا الحديث ظهر
ان رسول الله صلعم نص الامامة
بعده فى حق المهدىؑ و
عيسىؑ وما نص رسول الله صلعم
فى حق غيرهما كما ذكر فى
كتب العقائد فعلم ان من
نص النبىؑ امامته لا محالة
انه افضل ممن لم ينص فى

ذمہ ہے بیان اسکا (قرآن کا) صاحب کشف الحقایق
نے کہا ہے کہ قرآن کا بیان جو مراد اللہ سے موافق ہے
محمدین یعنے نبی و مہدی علیہما السلام کی زبانی ہے پس
اسی سے مہدیؑ کا فضل تمام اولیاء پر قیامت تک ظاہر
ہے پس تو اس بات کو سمجھ لے۔

چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ نبیؑ نے ہلاکت امت
کی نفی تین ذاتوں سے کی ہے جن میں سے ایک امت
کے اوّل ہے اور ایک امت کے آخر میں ہے اور
ایک وسط میں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کس طرح
ہلاک ہوگی میری امت میں اس کے اول میں ہوں
اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہے اور مہدی میری اہل بیت
سے اس کے وسط میں ہے۔ سند سے بیان کیا ہے
اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور
روایت کی ہے اس کی ابو عبداللہ نعیم نے اپنی کتاب
عوالی میں۔ اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہے کہ
رسول اللہؐ نے اپنے بعد مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام
کے حق میں امامت کو ثابت کیا ہے اور نص رسول اللہؐ
امامت کے بارے میں ان دو کے سوائے کسی اور کے
حق میں نہیں ہے چنانچہ کتب عقاید میں مذکور
ہے پس معلوم ہوا کہ جس کی امامت خود نبیؑ
نے ثابت کی ہے لا محالہ وہی افضل ہے اس شخص سے

حقه الامامة فتنبه۔

الخامس۔ ان المهدیؑ خاتم الاولیاء کما روی عن علی ابن ابی طالبؓ قال قلت یا رسول الله امنا المهدیؑ ام من غیرنا فقال رسول الله صلعم بل منا یختم الله به الدین کما فتح بنا و ذکر باقی الحدیث اخرجه جماعة من الحفاظ فی کتبهم منهم ابو القاسم الطبرانی و ابو نعیم الاصفهانی و عبدالرحمن بن حاتم و ابو عبدالله نعیم بن حماد و غیرهم کذا فی عقد الدرر و انشاء علی ابن ابی طالب فی حقه۔ شعر

الا ان ختم الاولیاء شهید
وعین امام العارفین فقید
هو السید المهدیؑ من آل احمدؐ
هو الصارم الهندی حین یبید
هو الشمس یجلو کل غیم و ظلمة
هو الوابل الوسمی حین یجید

جسکے حق میں امامت نص نبیؐ سے ثابت نہیں ہے پس خبردار رہ۔

پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ مہدیؑ خاتم الاولیاء ہیں چنانچہ علی ابن ابی طالبؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے کہا یا رسول اللہؐ آیا مہدیؑ ہم میں سے ہے یا ہمارے غیر سے تو رسول صلعم نے فرمایا بلکہ ہم میں سے ہے (ہمارے غیر سے نہیں) اللہ اس کی ذات سے دین کو ختم کرے گا جیسا کہ ہم سے دین کا افتتاح کیا ہے اور ذکر کیا باقی حدیث بھی۔ سند سے بیان کیا ہے اس روایت کو حفاظ کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں جس میں ابو القاسم طبرانی ابو نعیم اصفہانی عبدالرحمن بن حاتم اور ابو عبداللہ نعیم بن حماد وغیرہم ہیں ایسا ہی مذکور ہے عقد الدرر میں بھی اور علی ابن ابی طالبؓ نے مہدیؑ کے حق میں یہ اشعار فرمائے ہیں۔

سنو بیشک خاتم الاولیاء شہید ہے (تمام سابقہ امتوں پر گواہ ہے)
اور اس امام العارفین کی نظیر گم ہے (نظیر نہیں ہے)
وہ سید مہدی ہے جو آل احمد سے ہوگا۔ وہ ہندی تلوار ہے
جس وقت کہ وہ ہلاک کریگا (بدعتوں اور گمراہیوں کو)
وہ آفتاب ہے جو ہر تاریکی اور اندھیرے کو دور کر دیتا ہے وہ موٹی
بوند دار والی موسمی بارش ہے جس وقت کہ وہ برستا ہے۔

وفی حاشیۃ التعریف ان المهدیؑ
خاتم الولایۃ المحمدیۃ وهو خاتم الاولیاء
کذا فی الکاشی وخاتم الاولیاء افضل
من سائر الاولیاء کما کان خاتم الانبیاء
افضل من جمیع الانبیاء وفی الفتوحات
المهدی خاتم الولایۃ المحمدیۃ هو اعلم
خلق الله فی هذه الامۃ وفی الفصوص
ولیس احد من الانبیاء والرسل الا یری
من مشکوٰۃ الرسول الخاتم ولا یراه احد من
الاولیاء الا من مشکوٰۃ الولی الخاتم حتی ان
الرسل لا یرونه متی راوه الا من مشکوٰۃ
خاتم الاولیاء فعلم بهذه العبارۃ ان
خاتم الاولیاء افضل من جمیع الاولیاء فلا
یکون لابی بکرؓ فضل علیه کما ذکرنا غیر مرۃ وفی
حاشیۃ الفصوص ای الرسل کلهم یاخذون
العلم من خاتم الرسل وخاتم الرسلؐ یاخذه
من باطنه من حیث انه خاتم الاولیاء
لکن لا یظهره لان وصف رسالته یمنعه
فاذا ظهر باطنه فی صورۃ خاتم الاولیاء
یظهره فالحاصل ان الرسل والاولیاء
کلهم یاخذون العلم من مشکوٰۃ

اور کتاب تعریف کے حاشیہ میں ہے کہ مہدیؑ خاتم
ولایت محمدی ہے اور وہی خاتم الاولیاء ہے ایسا ہی
ہے کاشی میں کہ خاتم الاولیاء تمام اولیاء سے افضل
ہیں جیسا کہ خاتم الانبیاء تمام انبیاء سے افضل ہیں
اور فتوحات میں ہے کہ مہدیؑ خاتم ولایت محمدی
ہے وہ اس امت میں خلق اللہ کا سب سے بڑا
عالم ہے اور فصوص میں ہے کہ کسی نبی اور رسول کو اللہ کا دیدار
حاصل نہیں ہے مگر خاتم الرسل کی مشکوٰۃ سے اور کسی ولی کو اللہ
کا دیدار حاصل نہیں ہے مگر خاتم الولی کی مشکوٰۃ سے یہانتک کہ تمام رسول
بھی نہیں دیکھتے ہیں جس وقت کہ دیکھتے ہیں خدا کو مگر خاتم الاولیاء
کی مشکوٰۃ سے۔ پس اس عبارت سے معلوم
ہوا کہ خاتم الاولیاء تمام اولیاء سے افضل
ہیں پس ابو بکرؓ کو بھی مہدیؑ پر فضل نہ ہوگا
چنانچہ ہم نے کئی بار ذکر کر دیا ہے اور فصوص
کے حاشیہ میں ہے کہ یعنے تمام رسول خاتم الرسل
سے علم حاصل کرتے ہیں اور خاتم الرسل
اپنے باطن سے علم پاتے ہیں اس حیثیت سے
کہ آپ کا باطن عین خاتم الاولیاء ہے لیکن
اپنے باطن سے اخذ علم کا اظہار خاتم الرسل
کی جانب سے نہیں ہوا کیونکہ آنحضرتؐ کا
وصف رسالت اس اظہار سے مانع ہے پس

خاتم الاولياء وقوله اذا ظهر
بباطنه فی صورة خاتم الاولياء
يدل علیٰ ان سيره للنبی
عليه السلام الی الله تعالیٰ
ورؤية ذاته وصفاته
له التمام فی المهدی ع لا فی
غيره من سائر الاولياء والکان
ابا بکر رض فتامل۔

والسادس ان المهدی ع الذی
اتفقنا فی مجیه بتواتر الاخبار لنصرة
دین رسول الله صلعم لو کان خارجا
بعد النبی ع علیٰ طریق الفرض بحکم
الله تعالیٰ فی حیات ابی بکر رض یکون
ابوبکر رض تابعا للمهدی علیه السلام
ام لا ان قلت نعم فهو المراد وان قلت
لا قلنا لا نسلم لانه صدیق اکبر
فیما قال النبی صلی الله علیه وسلم و
بعث المهدی ع بتواتر الاخبار من النبی ع
والمهدی ع تابع تام للنبی ع وهو خاتم الولایة
المحمدیة بل هو مخصوص للدعوة بعد النبی ع
کما ذکر فی الاحادیث فکیف لا یتبعه ان

جبکہ آپکا باطن (ولایت) خاتم الاولیاء رکی صورت میں ظاہر ہو تو
اسکا اظہار کر کا یہ حاصل یہ ہے کہ جملہ رسل و اولیاء خاتم الاولیاء
کی مشکوٰۃ سے علم حاصل کرتے ہیں اور شیخ اکبر رح کا یہ قول کہ جب
آنحضرت صلعم کا باطن خاتم الاولیاء رکی صورت میں ظاہر ہو گا
اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی ع کو سیر الی اللہ اور رویت ذات اللہ و
صفات اللہ تمام تر مہدی ع کی ذات میں ہے مہدی کے سوا دوسرے اولیاء میں
کسی اور کی ذات میں نہیں اگرچہ کہ ابوبکر رض ہوں پس یہاں تامل
سے کام لے۔

چھٹی خصوصیت یہ ہے کہ اخبار کے تواتر سے
رسول ع کے دین کی نصرت کے لئے اللہ کے حکم سے
جس مہدی ع کے آنے پر ہم نے اتفاق کیا ہے اگر بالفرض
مہدی ع ابوبکر رض کے زمانہ حیات میں ظاہر ہوتے تو ابوبکر رض
مہدی ع کے تابع ہوتے یا نہ ہوتے اگر تو کہے کہ تابع
ہوتے تو وہی ہماری مراد ہے اور اگر تو کہے کہ تابع نہ ہوتے
تو ہم کہیں گے کہ یہ بات قابل تسلیم نہیں کیونکہ ابوبکر رض
نبی ع کے فرمان کے موافق صدیق اکبر ہیں اور مہدی ع کی
بعثت نبی ع کے متواتر اخبار سے ثابت ہے اور مہدی ع
نبی ع کے تابع تام اور خاتم ولایت محمدی ہیں بلکہ نبی ع
کے بعد دعوت الی اللہ کے لئے مہدی ع کی ذات
ہی مخصوص ہے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے پس
اگر ابوبکر رض اور مہدی ع ایک زمانہ میں جمع ہوتے تو ابوبکر رض

اجتمعا ولکن لا یجتمع خلیفتان
فی زمان واحد لورود النھی فی
الاجتماع بین الخلیفتین فی العصر
الواحد کما روی عن ابی ھریرہؓ
انہ قال قال رسول اللہ صلعم اذا
بویع الخلیفتان فاقتلوا الاٰخر
منھما کذا فی المسلم ثم اعلم
انہ امام خاص وخلیفۃ الرسول
بامر اللہ لاجل طلب ابراھیمؑ من اللہ
ذاتہ علیہ السلام بقولہ علیہ السلام
ومن ذریتی فی قولہ تعالیٰ اذا بتلیٰ
ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی
جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی
ای اجعل من ذریتی اماما کما جعلتنی
اماما قال لا ینال عھدی الظالمین
ای قال اللہ تعالیٰ عھدت معک یا
ابراھیم ان اجعل من ذریتک اماما
ولکن لا ینال عھدی لظالمین من امۃ
محمد علیہ السلام وھذا ما بین
المھدی علیہ السلام فی ھذہ الامۃ
من مراد اللہ تعالیٰ مما علمہ اللہ

مہدیؑ کے تابع کیونکر نہ ہوتے ولیکن دو خلیفے ایک
زمانہ میں جمع نہیں ہوتے کیونکہ ایک زمانہ میں دو خلیفوں
کا جمع ہونا ممنوع ہے چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے
انھوں نے کہا رسول صلعم نے فرمایا کہ جب دو خلیفے
بیعت کئے جائیں تو ان میں کے دوسرے کو قتل کرو
ایسا ہی ہے مسلم میں نیز جاننا چاہیئے کہ مہدیؑ امام
خاص ہے اور اللہ کے حکم سے جانشین رسولؐ ہے
امام خاص اس لئے ہے کہ ابراہیمؑ نے مہدیؑ کی ذات
کو طلب فرمایا تھا ومن ذریتی فرما کر چنانچہ اللہ تعالیٰ
کے قول میں ہے کہ جب آزمایا ابراہیمؑ کو اس کے رب
نے چند کلمات سے تو ابراہیمؑ نے ان کو پورا کیا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک میں تجھے لوگوں کا امام
بناؤں گا ابراہیمؑ نے کہا اور میری اولاد میں سے
بھی یعنے میری اولاد میں بھی امام بنا جیسا کہ مجھے
امام بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے عہد کو
ظالمین نہیں پائیں گے یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
ابراہیم میں نے تیرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تیری
اولاد سے امام بناؤں گا لیکن میرا عہد ظالمین سے متعلق
نہیں ہے جو امت محمد میں ہوں گے یہی بیان فرمایا ہے
مہدیؑ نے (آیت مذکورکا) اس امت میں
اللہ تعالیٰ کی مراد سے جو اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے

بلا واسطة ملك فهذا التخصيص الذي ذكر لهذا الامام المهدي لا يوجد في ابي بكر رض وغيره من الصحابة بل لا يوجد في جميع الاولياء من لدن آدم الى قيام الساعة رضوان الله عليهم اجمعين فعلم انه افضل الاولياء كلهم فتفكر۔

السابع ذكر في الفصوص فكل نبي من لدن آدم الى آخر نبي ما منهم احد ياخذ العلم الا من مشكوة خاتم النبيين وان تاخر وجود طينه فانه بحقيقته موجود۔ وهو قوله عليه السلام كنت نبيا وآدم بين الماء والطين وغيره من الانبياء ما كان نبيا الا حين بعث وكذلك خاتم الاولياء كان وليا وآدم بين الماء والطين وغيره من الاولياء ما كان وليا الا بعد تحصيل شرائط الولاية فقوله وكذلك خاتم الاولياء كان وليا وآدم بين الماء والطين يدل ان خاتم الاولياء كان وليا على الحقيقة بغير تحصيل شرائط الولاية

بلا واسطۂ فرشتہ آپ کو حاصل ہوئی ہے پس یہ تخصیص جس کا ذکر کیا گیا ہے جو امام مہدیؑ کو حاصل ہے ابوبکرؓ وغیرہ صحابہؓ میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتی بلکہ آدمؑ سے لیکر قیامت تک تمام اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین میں نہیں پائی جاتی پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ تمام اولیاء سے افضل ہیں پس تو بغور اس کو سمجھ لے۔

ساتویں خصوصیت یہ ہے کہ فصوص میں ذکر کیا گیا ہے کہ ہر ایک نبی آدمؑ سے لے کر نبی آخر زمانؑ تک جو کوئی ہو خاتم الانبیاء کی مشکوٰۃ سے علم پایا ہے اگرچہ کہ خاتم الانبیاء کا جسمانی وجود متاخر واقع ہوا ہو اس لئے کہ خاتم الانبیاء حقیقۃً موجود رہے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرتؐ کا فرمان ہے کہ میں اس حال میں نبی تھا کہ آدمؑ پانی اور کیچڑ میں تھے اور آپ کے سوائے دوسرے انبیاء میں ہر ایک نبی نبی نہ ہوا مگر اسی وقت جبکہ مبعوث ہوا اور اسی طرح خاتم الاولیاء ولی تھے اس حال میں کہ آدمؑ پانی اور کیچڑ میں تھے اور آپ کے سوائے دوسرے اولیاء میں سے کوئی ولی ولی نہ ہوا مگر تحصیل شرائط ولایت کے بعد پس صاحب فصوص کا قول کہ اور اسی طرح خاتم الاولیاء ولی تھے اس حال میں کہ آدم پانی اور کیچڑ میں تھے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خاتم الاولیاء شرائط ولایت کی

فی وقت لم یخلق ابونا آدم علیہ السلام لانہ مظہر ولایۃ محمد علیہ السلام وحامل امانتہ علی التمام وغیرہ من الاولیاء وان کان ابابکرؓ لایکون ولیا الا بعد تحصیل شرایط الولایۃ فعلم بھذا ان خاتم الاولیاء افضل من جمیع الاولیاء کما ذکرنا مرارا الثامن ورد فی الخبر عن النبیؑ انہ اخبر ان الشیطان الذی ولد معہ اسلم عندہ و ھکذا اخبر المھدی علیہ السلام ان شیطانہ ایضا اسلم عندہ وھو الخبر المشھور بین الناس منہ ھکذا کما ذکر ابن الحمید فی ترجیعہ

ماند ہمزاد این وآں کافر
شد مسلماں بہردو تن ہمزاد
وضع صورت بدیں تمام او کرد
در دین معانی ایں بکشاد

قال علیہ السلام ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن قالوا

تحصیل کے بغیر اُس وقت حقیقۃً ولی تھے جبکہ ابوالبشر آدمؑ پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ مہدیؑ ہی محمدؐ کی ولایت کے مظہر اور کامل طور پر آنحضرت ؐ کی امانت کے حامل ہیں اور آپ کے سوائے دوسرے اولیاء اگرچہ کہ ابوبکرؓ ہوں ولی نہ ہوئے مگر تحصیل شرائط ولایت کے بعد پس معلوم ہوا کہ خاتم الاولیاء تمام اولیاء سے افضل ہیں جیسا کہ ہم نے کئی بار ذکر کیا ہے،

آٹھویں خصوصیت یہ ہے حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا شیطان جو آنحضرتؐ کے ہمراہ پیدا ہوا آپ کے حضور میں مسلمان ہوا اور ایسی ہی خبر مہدیؑ نے بھی دی ہے کہ آپ کے ہمراہ شیطان جو پیدا ہوا وہ بھی آپ کے حضور میں مسلمان ہوا اور یہ خبر تمام لوگوں کے درمیان مشہور ہے چنانچہ اس کو میاں الہداد بن حمیدؓ نے اپنے ترجیع بند میں اس طرح نظم کیا ہے کہ

ہر ایک کا ہمزاد کافر رہا
محمدؐ اور مہدی علیہما السلام کا ہمزاد مسلمان ہوا۔
محمدؐ نے دین کی وضع صورت کو تمام کیا
اور مہدیؑ نے معانی دین کے دروازہ کو کھولدیا

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی ہو اس کے سپرد اس کا ہمزاد کر دیا گیا ہے جنوں میں

ایاك قال وایای الا ان اللّٰه تعالیٰ
اعانني عليه فاسلم فلا يامرني
الا بخير۔ رواه ابن مسعودؓ
في المسلم وقال الامام عليه السلام
ايضا. هٰذه الكرامة تخصيص
لخاتم الانبياء وخاتم الاولياء فلا
يكون لغيرهما من الاولياء فعلم
انه افضل الاولياء كلهم فافهم۔

التاسع قال الامام المهديؑ
وضع التصحيح من اللّٰه تعالیٰ عندي
ان اللّٰه تعالیٰ يصحح المؤمنين يريني
جميع اهل الايمان الذين كانوا قبلي
ويكونون بعدي الى يوم القيمة و
انا اعلم لكل واحد ممن اخذ وافيضا
من مشكوٰة الولاية باي مقدار اخذوا
وهٰذه العهدة لم يعط من اللّٰه
لابي بكر وعمر رضي اللّٰه عنهما
فعلم انه افضل منهما۔

العاشر ذكر في الفصوص ان
الانبياء كلهم يجتمعون يوم القيمة
تحت لواء النبيؑ خاتم النبوة والاولياءؑ

سے صحابہ نے عرض کیا کیا آپ کے بھی سپرد کیا گیا ہے
تو فرمایا ہاں مگر اللہ نے میری اعانت کی ہے اس کے
مقابلہ میں پس وہ مسلمان ہو گیا نیکی کا حکم کرتا ہے
اس کی روایت ابن مسعودؓ نے کی ہے یہ روایت مسلم
میں ہے اور امام مہدیؑ نے بھی یہی فرمایا پس یہ بزرگی
خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء سے مخصوص ہے ان کے
سوائے کسی کے لئے یہ بزرگی نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ
مہدیؑ تمام اولیاء سے افضل ہیں پس تو اس بات کو سمجھ لے۔

نویں خصوصیت یہ ہے مہدیؑ نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے تصحیح ارواح کا منصب
مجھے عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ میرے روبرو مومنوں
کی تصحیح فرماتا ہے مجھے دکھلاتا ہے تمام مومنوں کو
جو مجھ سے پہلے گذرے اور جو میرے بعد قیامت تک
ہوں گے اور میں ان میں سے ہر ایک کو جانتا ہوں
جنھوں نے مشکوٰۃ ولایت سے فیض لیا ہے کہ کس نے
کتنی مقدار میں لیا اور یہ وہ منصب ہے جو اللہ کی طرف
سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو عطا نہیں ہوا پس معلوم ہوا کہ
مہدیؑ ان دونو سے افضل ہیں۔

دسویں خصوصیت یہ ہے فصوص میں مذکور
ہے کہ قیامت کے دن سب انبیاء خاتم نبوت کے
جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے اور تمام اولیا خاتم

كلهم يجتمعون تحت لواء المهدیؑ خاتم الولاية المحمدية وهذا الفضل لا يكون لغيره فی الآخرة فعلم انه افضل و اكرم عند الله من الاولياء كلهم

الحادی عشر كانت الهجرة مع المهدیؑ فرضا كما ذكر فی تفسير المدارك فی سفر الربعة تحت قوله تعالیٰ فالذين هاجروا واخرجوا من ديارهم الاٰية الهجرة كائنة فی آخر الزمان كما كانت فی اول الاسلام فمن لم يهاجر مع المهدیؑ بعد التصديق حكم عليه بالنفاق الا من كان معذورا من الهجرة وهكذا اجری هذا الحكم فی رعيته فعلم ان من كانت الهجرة معه فرضا فلا محالة انه افضل من ابی بكرؓ۔

الثانی عشر من خرج معه مهاجرا من وطنه ثم رجع الی بليته بغير اذنه صار منافقا بامر الله تعالیٰ لانه تابع تام والهجرة معه فرض وهذا الحكم لم

ولایت محمدیؐ مہدیؑ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونگے اور یہ فضل آخرت میں مہدیؑ کے سوائے کسی اور ولی کے لئے نہیں پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ اللہ کے پاس سب اولیاء سے افضل واکرم ہیں۔

گیارھویں خصوصیت یہ ہے کہ مہدیؑ کے ساتھ ہجرت فرض ہے جیسا کہ تفسیر مدارک کے چوتھے سفر میں اللہ تعالیٰ کے قول فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم الاٰیۃ کے تحت مذکور ہے کہ ہجرت لازم ہونے والی ہے آخر زمانہ میں جیسا کہ ہوئی تھی اول اسلام میں پس جس نے تصدیق کرنے کے بعد مہدیؑ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تو اُس پر مہدیؑ نے نفاق کا حکم فرمایا بجز اس کے جو ہجرت سے معذور رہا اور اسی طرح اس حکم کو اپنے گروہ میں جاری رکھا ہے پس معلوم ہوا کہ جس کے ساتھ نبیؐ کی طرح ہجرت فرض ہو وہ لامحالہ ابوبکرؓ سے افضل ہے۔

بارھویں خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص مہدیؑ کے ساتھ مہاجر ہو کر اپنے وطن سے نکلا پھر مہدیؑ کے حکم کے بغیر اپنے گھر کی طرف لوٹا تو وہ اللہ کے حکم سے منافق ہو گیا کیونکہ مہدیؑ نبیؐ کے تابع تام ہیں اور آپ کے ساتھ ہجرت فرض ہے

یکن مع ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما
فظهر انه افضل منهما وصلی اللہ
علی خیر خلقه محمدن المصطفیٰ
وعلی اٰله المجتبیٰ وعلی اصحابه المرتضیٰ
بمنه وکمال کرمه۔

اور یہ حکم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے نہیں ہے
پس ظاہر ہوا کہ مہدیؑ ان دو تو سے افضل ہیں اور
درود نازل کرے اللہ اپنے خیر خلق محمد مصطفیٰ اور
آپ کے آل مجتبیٰ مہدیؑ پر اور آپ کے تمام اصحاب
صاحبان ارتضا پر اپنے کامل فضل و احسان سے۔

المرقوم ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

راقم الحروف
خاکپائے گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن
سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

۲۷۷۸ ۶

ضروری گزارش

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور خاتمین علیہما السلام کے طفیل سے انصافنامہ مترجم مولفہ حضرت بندگیمیاں دلاورؓ زیر طبع ہے اور حاشیہ انصافنامہ المعروف بہ حاشیہ شریف مترجم بھی لایق طبع ہے۔ امید کہ حضرات قوم جس طرح انصافنامہ مترجم کی طباعت میں حصہ لئے ہیں اسی طرح حاشیہ انصافنامہ مترجم کی طباعت میں حصہ لیں گے۔

از کمترین محمد انعام الرحیم خاں مہدوی
دائرہ زمستان پور مشیرآباد

ہدیہ انصافنامہ مترجم .... (معہ)

مہدوی حضرات سے استدعا ہے کہ وہ جمعیتہ مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیرآباد کو ماہانہ کم سے کم ایک روپیہ ادا کریں اور کتب بلا قیمت حاصل کریں۔